ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر :- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۲ ماہ فتح ۱۳۷۵ ہجری شمسی مطابق دسمبر ۱۹۹۶ء شمارہ نمبر ۱۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یعنی کیا انسانوں نے گمان کرلیا ہے کہ ہم آمنا ہی کہہ کہ چھٹکارا پالیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ یہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں؟ آج کل اس زمانہ میں جب لوگ خدا تعالیٰ کی راہ کو اپنے مصالح کے خلاف پاتے ہیں یا بعض جگہ حکام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کی راہ سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ فی الواقعہ خدا ہی احکم الحاکمین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گذار ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتار لے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بے وفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں۔ جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲)

جرمنی بھر میں دعوت الی اللہ کی کامیاب مہم

خدا کے فضلوں کے شیریں ثمرات

شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کا تجزیہ

شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے ماہ اکتوبر ۱۹۹۶ء میں مختلف ریجنز کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹ کا خلاصہ درج کیا جارہا ہے تاکہ مذکورہ ریجنز کے علاوہ دیگر ریجنز اور جماعتوں میں بھی اس میدان میں آگے قدم بڑھانے کا جذبہ مزید ترقی کرے۔

ہمبرگ ریجن۔ ماہ اکتوبر میں تبلیغی مساعی میں جماعت احمدیہ Stade ریجن بھر میں اول نمبر پر رہی جہاں یکصد سے زائد افراد نے بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی دوسرے نمبر پر حلقہ Rhalstedt ہے جہاں سے بیعتوں کے علاوہ تربیتی کلاس کے انعقاد کی رپورٹ بھی ملی ہے۔ علاوہ ازیں درج ذیل جماعتوں میں بہت عمدہ تبلیغی کوششیں کی گئیں۔ Husum، Barmbek, Altona, Harburg ہمبرگ شہر میں ۳۰ تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ اسی طرح طالبات کی دو کلاسوں نے ہمبرگ مسجد کا دورہ کیا جہاں انہیں مذہب اسلام کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔

کولون ریجن۔ ریجن بھر میں خدا کے فضل سے ڈیڑھ صد سے زائد افراد نے بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بوسنین اور البانین تربیتی کلاس کے علاوہ جرمن تربیتی کلاس کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں جرمن احباب کی ایک معقول تعداد نے شرکت کی۔ زون Osnabrueck اور Dusseldorf نے بہت عمدہ دعوت الی کیمپ لگائے۔

کاسل ریجن۔ جماعت Witzenhausen میں بیعتوں کے علاوہ تربیت نومبائعین میں بھی مثالی کام ہوا ہے علاوہ ازیں Zwickau اور Fulda جماعتوں سے تبلیغی مساعی پر بہت اچھی رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ مزید برآں اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ برائے کاسل ریجن نے مبلغ سلسلہ متعین کاسل مکرم عبدالباسط صاحب طارق کے ہمراہ مشرقی حصے (سابق DDR) کا دورہ کیا جس کے بہترین نتائج ملنے کی توقع ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ویزبادن ریجن۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ویزبادن ریجن بتدریج جرمنی بھر کے ریجنز سے سبقت لے رہا ہے اور باقاعدگی سے ماہوار رپورٹ بھجوانے والا یہ واحد ریجن ہے۔

(باقی صفحہ ۳ پر)

***** كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ *****

دور حاضر کے ایک عظیم سائنس دان

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی رحلت

عالم احمدیت کے ساتھ دیگر علمی طبقہ میں بھی یہ خبر نہایت دکھ کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت احمدیہ کے مایہ ناز سپوت، پاکستان اور عالم اسلام کے پہلے مسلمان نوبل انعام یافتہ سائنسدان اور عالمی شہرت کے حامل مکرم و محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں لندن میں اپنے خالق حقیقی کے بلاوے پر اس عالم فانی سے رحلت کرگئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت، توحید باری تعالیٰ اور خلافت احمدیہ سے آپ کی محبت و عقیدت، ادب و احترام اور غیروں کی نظر میں آپ کی قدرومنزلت اور بعض ملکوں کے سربراہان کی نظر میں آپ کی عزت و تکریم کا جس حسین و دلکش پیرایہ میں تذکرہ فرمایا ہے اس سے بڑھ کر آپ کا ذکر خیر ممکن نہیں تاہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انہی ارشادات کے تتبع میں اتنا عرض کردینا مناسب ہوگا کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے جس صبرو استقلال سے اس مادی دنیا میں خدا کی ہستی پر ایمان کا نمونہ پیش کیا اور اپنے ملک و قوم کے علاوہ دیگر دنیائے سائنس کی بھی بے لوث خدمت کی ہے خدا کے حضور انشاء اللہ اس کی قدر کی جائے گی کیوں کہ آپ نے شکور خدا کے شکور بندے بن کر زندگی کے لمحات گذارے اور ہمارا ایمان ہے کہ قرآنی آیت " يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً " کے حوالے سے حضور کی طرف سے اٹھنے والی دعا ضرور قبول ہوگی اور وہ رب عرش عظیم اس کے جواب میں اپنے اس بندہ پر پیار کی نظر ڈالتے ہوئے " فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي " کا مژدہ جانفزا سنائے گا۔

آپ ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو جھنگ (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج جھنگ اور لاہور سے تعلیم کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے۔ کیا اور بفضل خدا ہر امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی بعد ازاں انگلستان سے فزکس اور ریاضی کی تعلیم میں اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کی اور آپ کو ۱۹۵۰ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے فزکس میں آپ کی غیر معمولی طور پر نمایاں قابلیت کے اعتراف میں طلائی انعام دیا۔ اس طرح ۱۹۵۰ء سے ۱۹۹۰ء تک کے طویل عرصہ میں مختلف اداروں کی طرف سے آپ کو ملنے والے انعامات کی ایک لمبی فہرست ہے جس میں ۱۹۷۹ء میں ملنے والا نوبل انعام ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

اسی طرح ملکی سطح سے لے کر عالمی سطح تک مختلف اوقات میں آپ کی قابلیت سے استفادہ کیا گیا مزید برآں بہت سے ممالک اور اداروں کی طرف سے آپ کو اعزازی ڈگریاں بھی دی گئیں۔ یہ ایک لمبا سلسلہ ہے جو مختصر پیرایہ میں بیان کرنا ایک مشکل امر ہے ان سب اعزازات کے باوجود اصل انعام و اعزاز تو وہی ہے جو" وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ " کا انعام ہے۔ آپ کی زندگی سائنس کی دنیا میں بھی اور طالب علموں کے علاوہ دیگر دنیا میں بھی یقیناً ایک قابل رشک نمونہ تھی۔

ادارہ (اخبار احمدیہ۔ جرمنی) محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی روشنی میں ہی آپ کے لئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خاص فضل سے اپنی رضا کی جنتوں کا وارث بنائے اور ہمیں بھی اور محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی نسلوں کو بھی آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق و سعادت عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

****

نوبل انعام یافتہ احمدی مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی ایک یادگار تصویر

قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر سے متعلق بعض ضروری امور

از قلم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔ مبلغ انچارج جرمنی

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اس کی تلاوت کیلئے جہاں باطنی پاکیزگی ضروری ہے وہاں ساتھ ہی ظاہری پاکیزگی یعنی وضو کرنا بھی بہتر ہے خصوصاً جبکہ قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر تلاوت کی جائے تاہم اس کا ہرگز یہ مطلب نہ لیا جائے کہ بغیر وضو کے قرآن کریم کی تلاوت حرام یا ممنوع ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ النحل آیت ۹۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فاذاقرات القرآن فاستعذبالله من الشیطن الرجیم

یعنی جب تو قرآن پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔ لہذا قرآن کریم کی تلاوت کیلئے اعوذباللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کی پابندی کرنی لازم ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

”غور کرو قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اعوذ کا جو حکم دیا گیا ہے اور ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ رکھی گئی ہے تو کیا نعوذباللہ قرآن مجید میں کوئی شیطانی کام تھا اور شیطانی دخل تھا جو یہ تاکید فرمائی۔ اس میں شیطانی دخل نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک نیک کام میں نیک ارادہ شامل نہ ہو تو وہ برا اور خطرناک ہوجاتا ہے اس لئے ارادہ کی اصلاح اور پاکیزگی کیلئے حکم دیا کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھو تا اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اعانت کے سوا نہیں ملتی اس لئے بسم اللہ کو رکھا جس میں استعانت ہے۔ پس اعوذ کا حکم دیا اور بسم اللہ کو رکھا تا مومنین نیت صاف کریں۔ ایسا نہ ہو بد ارادہ تباہ و ھلاک کردے۔

بہت سے لوگ ہیں جن کیلئے ایک آیت رحم و برکت کا موجب ہوجاتی ہے اور بہتوں کیلئے وہی آیت ھلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اعوذ پڑھو یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور بسم اللہ میں مدد مانگنے کی تعلیم دی۔ غرض کوئی کام کتنا ہی بڑا ہو اور اعلیٰ اور پاک کیوں نہ ہو جب تک اس میں نیک نیتی اور خلوص نہ ہو اندیشہ ہے کہ وہ قرب الٰہی سے دور نہ پھینک دے“

(فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء مسجد نور قادیان بعد وصال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ مطبوعہ الفضل جلد ۱ نمبر ۴۲ پرچہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء)

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے کسی نے سوال کیا کہ قرآن کریم کیونکر آسکتا ہے تو آپ نے جواب دیا:۔

” قرآن کریم سے بڑھ کر سہل اور آسان کتاب دنیا میں نہیں مگر اس کیلئے جو پڑھنے والا ہو۔

سب سے پہلی اور ضروری شرط قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے تقویٰ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ متقی کو قرآن پڑھا دے گا (واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہیں علم دے گا۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۸۳۔ ناقل)

طالب علم کو معاش کی طرف سے فراغت اور فرصت چاہیئے۔ تقویٰ اختیار کرنے کی وجہ سے اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچتا ہے کہ کسی کو معلوم بھی نہیں ہوسکتا (ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (سورۃ الطلاق آیت ۳-۳) یعنی جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ ناقل) اللہ خود متکفل ہوجاتا ہے۔

پھر دوسری شرط قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے مجاہدہ ہے یہ مجاہدہ خدا میں ہو کر کرنا چاہیئے پھر مشکلات کا آسان ہوجانا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ (والذین جاھدوافینا لنھدینھم سبلنا۔ سورۃ العنکبوت آیت ۷۰۔ یعنی جو لوگ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ ناقل)

پھر قرآن کریم کے پڑھنے کا ڈھنگ ہے کہ ایک بار شروع سے لیکر آخر تک خود پڑھے اور ہر ایک آیت کو اپنے اوپر ہی نازل ہوتا ہوا سمجھے۔ آدم ابلیس کا ذکر آئے تو اپنے دل سے سوال کرے کہ میں آدم ہوں یا شیطان۔

اسی طرح قرآن کریم پڑھتے وقت جو مشکل مقامات آئیں ان کو نوٹ کرتے جاؤ جب قرآن شریف ایک بار ختم ہوجائے تو پھر اپنی بیوی کو اور گھر والوں کو درس میں شامل کرو اور ان کو سناؤ۔ اس مرتبہ جو مشکل مقام آئے تھے ان کا ایک بڑا حصہ حل ہوجائے گا اور جو اب کے رہ جائیں ان کو پھر نوٹ کرو اور تیسری مرتبہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کرو اور پھر چوتھی مرتبہ غیروں کے سامنے سناؤ اس مرتبہ انشاء اللہ سب مشکلات حل ہوجائیں گی

” مشکل مقامات کے حل کے واسطے دعا سے کام لو“

(حیات نور صفحہ ۲۵۳-۲۵۴)

جب قرآن کریم میں رحمت کی آیات تلاوت میں آئیں تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کے حصول کی دعا کرنی چاہیئے اور جب عقوبت اور عذاب کی آیات تلاوت میں آئیں تو اس عقوبت اور عذاب سے بچنے کی دعا کرنی چاہیئے۔ جب مومنوں اور عباد اللہ کی صفات کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ان صفات میں رنگین ہونے کی دعا کرنی چاہیئے اور جب کفار، منافقین اور عباد الشیطان کی صفات کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ان علامات سے محفوظ رہنے کی التماس کرنی چاہیئے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

جماعت احمدیہ WALDSHUT کی مساعی کی مختصر رپورٹ

ماہ نومبر ۱۹۹۶ء میں ترک افراد کے لئے ایک تبلیغی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں ترک اور کرد افراد نے حصہ لیا اور افہام و تفہیم کے انداز سے سوالات کئے جن کے جوابات مکرم و محترم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے بڑے اچھے پیرایہ میں دیئے۔

بہت ہی خوشگوار ماحول میں تین گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہنے والی اس نشست کے آخر پر شرکاء نے ایک اور نشست کا مطالبہ کیا اور مزید ساتھیوں کو اس میں شامل کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ ان کے اس مطالبہ پر ایک اور نشست کے انعقاد کا پروگرام طے پایا۔ اللھم زدوبارک۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ دو تبلیغی سٹال بھی لگائے گئے جن میں دیگر لٹریچر کے ساتھ مختلف زبانوں میں قرآن کریم مترجم بھی تقسیم کیا گیا اور آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعہ بھی دعوت الی اللہ کی گئی۔ نیز عرصہ زیر رپورٹ میں بیسیوں افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ فالحمدللہ۔

نومبائعین سے مؤاخات قائم کی گئی اور دینی اور دنیاوی ہر معاملے میں حسب ضرورت ان کی مدد اور راہنمائی کی گئی۔

واضح رہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ احباب جماعت کو سالانہ بجٹ میں اصل سے بہت زیادہ رقم کی مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت عطا ہوئی اور M.T.A. تحریک میں بھی دوستوں نے بھرپور تعاون کیا اور مقررہ رقم سے زائد ادا کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تمام ذیلی تنظیمیں باہمی پیار و محبت کے ساتھ، ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے خدمت دین میں سرگرم عمل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ پیار و محبت کے اس تعاون میں برکت ڈالے۔ اور خدمت دین میں قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(رپورٹ:۔ جنرل سیکرٹری جماعت Waldshut)

اونچا وہی ہے جو تبلیغ میں اونچا ہے

بقیہ:۔ ہماری مجلس کے آداب

سولہواں ادب:۔ جب مجلس کی کارروائی شروع ہوجائے تو کسی بڑے آدمی کے آجانے پر تعظیم کے لئے اٹھنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اب میر مجلس کا حق ہے کہ وہ تعظیم کرے یا نہ کرے۔

سترہواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہ جائے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ نہ ایسا لباس پہن کر جائے جس سے بدبو آتی ہو اور تعفن کی وجہ سے لوگ کراہت کریں۔ اس لئے مجلس میں نہا دھو کر جائے۔ اسی طرح مجلس میں تھوکنا بھی ادب کے خلاف ہے۔

اٹھارواں ادب حرکات فی الانضباط۔ یعنی مجلس میں بیٹھ کر اپنی حرکتوں کو قابو میں رکھنا۔ اس کا نام خشوع ہے۔

انیسواں ادب یہ ہے کہ جن سامانوں نے مجلس یا جلسہ قائم کیا گیا ہے بعد اختتام جلسہ ان کو وہاں پہنچا دو جہاں سے لائے تھے یا پہنچانے والوں کو مدد دو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ یا مجلس ختم ہونے کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور سامان پڑا رہ جاتا ہے۔ چند آدمی رہ جاتے ہیں جنہیں بعد میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہ بھی ایک اچھی بات ہے کہ سامان جہاں سے لایا گیا تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد سارے مل کر وہاں پہنچا دیں۔

بیسواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ اسی طرح جب کوئی شخص اٹھ کر کسی کام یا کسی حاجت کو جائے تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

اکیسواں ادب یہ ہے کہ جب کسی مجلس سے اٹھے تو استغفار کرے کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی غیبت کی ہو یا اور کوئی بری بات منہ سے نکال دی ہو جس کا وبال اس پر پڑے اس لئے استغفار ضرور کرے۔

(ریویو۔ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۱-۴۳)

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران و قلمی معاونین اخبار احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آئندہ اپنی رپورٹس اور مضامین وغیرہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

S. M. TAHIR
LUSTGARTEN STR. 8 B
61203 WECKESHEIM
Ph. 0 6035 - 18501

عرصہ دراز سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر لذیذ کھانوں کی تیاری کے ساتھ ساتھ
اب ایک اور انداز سے آپ کی خدمت میں کوشاں
ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، صوفہ سیٹ، نئے شامیانے و دیگر سامان دعوت کرایہ پر دستیاب
رشید برادرز ٹینٹ سروس اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز گولبازار ربوہ
پروپرائٹر:۔ رشیدالدین۔ کریم الدین
(پسران رفیع الدین مرحوم)
رابطہ کے لئے ٹیلی فون نمبر
دکان:۔ 211584۔ رہائش:۔ 213034

مطالبات تحریک جدید

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

۱:۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
۲:۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں
۳:۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
۴:۔ تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں۔
۵:۔ سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔
۶:۔ تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔
۷:۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔
۸:۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
۹:۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
۱۰:۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
۱۱:۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
۱۳:۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
۱۴:۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
۱۵:۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔
۱۶:۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
۱۷:۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔
۱۸:۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
۱۹:۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔
۲۰:۔ تمدن اسلامی کا قیام کریں۔
۲۱:۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
۲۲:۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
۲۳:۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
۲۴:۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
۲۵:۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
۲۶:۔ وقف جائیداد و آمد میں حصہ لیں۔
۲۷:۔ "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف قائم کریں گے۔

(منقول از کتاب مطالبات تحریک جدید)
(مرسلہ:۔ شعبہ تحریک جدید جرمنی)

بقیہ:۔ احمدیت کا امتیاز

اب تم فکر نہ کرو انشاء اللہ تعالیٰ اب میں ان کو سنبھال لونگا۔

رات مہمانوں سے فارغ ہونے کے بعد ہمارا خاندان اکٹھا ہو کر میرے پاس آگیا اور بات شروع ہوگئی میں نے ان کو بڑے آرام اور پیار سے سمجھایا کہ بفضل تعالیٰ میں تعلیم یافتہ ہوں اور میں نے سمجھ بوجھ کر اور پوری چھان بین کرکے یہ رستہ اختیار کیا ہے اگر آپ قرآن و حدیث سے یہ ثابت کردیں کہ میں غلطی پر ہوں تو میں آپ کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں مگر میرے ذہن کو مطمئن کر دو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ میں سے کسی کا علم اتنا نہیں ہے تو بے شک کسی بڑے مولوی صاحب کو لے آئیں مگر میں آپ کو یہ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ احمدیوں کو میری ضرورت نہیں اور نہ میں کسی لالچ کے لئے احمدی ہوا ہوں بلکہ احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں ہر ماہ ایک معقول رقم چندہ کے طور پر دیتا ہوں۔

میں نے احمدیت اس لئے قبول کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مہدی علیہ السلام آئیں گے جن کے ذریعہ اسلام کو ایک نئی زندگی ملے گی میں نے احمدیوں کی کتابیں پڑھی ہیں ان کی دلیلیں سنی ہیں اور میں نے یقین کرلیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدیوں کا اپنا کردار اور عمل دوسرے مسلمانوں سے بالکل الگ اور اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ اگر آپ اب بھی مجھے دلیل سے سمجھائیں گے تو میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں مگر بغیر دلیل کے کیسے مان لوں۔ یا آپ بتائیں کہ احمدیت اختیار کرنے کے بعد کیا میرے عمل اور کردار میں کوئی ایسی تبدیلی آئی ہے جو اسلامی تعلیم کے منافی ہو۔

میں نے کہا آپ خود اس بات کے گواہ ہیں کہ احمدی ہونے سے قبل میں نے، نہ میری بیوی نے کبھی نماز پڑھی تھی مگر آج محض نماز پڑھنے سے آپ پر یہ راز بھی کھلا کہ یہ جو ہماری لڑکی نے نماز پڑھنی شروع کردی ہے یہ ضرور احمدی ہوگئی ہے تو کیا نماز پڑھنا بری بات ہے۔ مگر وہ اپنی طرف سے ساری رات ہمیں سمجھاتے رہے آخر میں دھمکی دی کہ اگر آپ نے احمدیت نہ چھوڑی تو پھر آج کے بعد ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے اس کے بعد ۱۹۷۱ء

سے ۱۹۹۴ء تک ہم پاکستان میں رہے مگر ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا نیک اولاد دی، اچھے رشتہ دار عطا فرمائے، ضرورت سے بڑھ کر مالی آسائش دی، رشتہ داروں سے بڑھ کر احمدی بھائی دیئے اور سب سے بڑھ کر پیار کرنے والے اور ہمارے لئے دعائیں کرنے والے امام عطا کئے اور یہ سب کچھ امام وقت کو قبول کرنے کی برکات ہیں۔ آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایمان میں استقامت بخشے اور ہماری اولاد کو بھی خادم دین بنائے اور ہمارا انجام بخیر کرے۔ (آمین)

بقیہ:۔ دعوت الی اللہ کی کامیاب مہم

جہاں اللہ کے فضل سے یکصد سے زائد افراد نے بیعت کرکے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ کل بیس تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں۔ ۳۱ تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ بارہ صد سے زائد کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ پانچ لائبریوں میں قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے نسخہ جات رکھوائے گئے۔ چار صد سے زائد افراد سے نئے روابط قائم کئے گئے اور بوسنین، البانین افراد کے لئے ریجن کی سطح پر تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔

ریجن بھر میں جماعت Giessen اول اور جماعت Schmitten دوسرے نمبر پر ہے اور تبلیغی میدان میں قابل تقلید مثال قائم کررہی ہے۔ Rodermark اور Rodgau کی جماعتیں ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ Rodgau میں لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی خاص طور پر قابل داد ہے۔ جماعت Maintal کو خدا کے فضل سے چرچ سے رابطہ کرکے پانچ ایسی تاریخیں متعین کرنے کی توفیق ملی ہے جن میں وہاں عیسائی افراد تک پیغام اسلام پہنچانے کا موقع مل سکے گا۔ اللہ کامیاب فرمائے۔

ڈارمسٹڈ ریجن:۔ Alzey زون خدا کے فضل سے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کررہا ہے Lorsch میں ترک اور البانین قومیتوں کے افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اسی طرح جماعت Freinsheim کو بھی بیعتوں کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت ملی ہے۔

سٹٹگارٹ ریجن:۔ ریجن بھر میں ۱۸ تبلیغی سٹال لگائے گئے تربیتی کلاس میں بیسیوں نومبائعین افراد نے شرکت کی۔

Heidelberg اور Schwetzingen کی جماعتوں نے مل کر تبلیغی مساعی کیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے نئے پھلوں سے نوازا الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کیمپ کے انعقاد میں Lahr زون خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

دورہ البانیہ و بوسنیا

چار افراد پر مشتمل ایک قافلہ نے البانیہ کا دس روزہ دورہ کیا اور دو ٹرکوں پر خوراک وغیرہ کا سامان پہنچایا جو کہ Stuttgart ریجن کی جماعتوں نے بطور عطیہ پیش کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

اسی طرح ایک بوسنین معلم جرمنی سے وقف عارضی پر بوسنیا گئے جہاں اللہ کے فضل سے ایک مبلغ سلسلہ پہلے سے ہی سرگرم عمل ہیں۔ انہیں کامیاب تبلیغی نشستیں منعقد کرنے کی بھی توفیق ملی جن کے نتیجہ میں بیسیوں افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے (اللھم زدو بارک)۔ رپورٹ کے مطابق وہاں بچوں اور بچیوں کی تعلیم القرآن کا سلسلہ بفضل خدا بھی جاری ہے۔ (شعبہ تبلیغ جرمنی)

کلاس برائے تیاری معلمین

ھمبرگ میں ہفت روزہ کلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں بوسنین اور البانین افراد نے حصہ لیا بوسنین کلاس مکرم ابراہیم بایچ صاحب نے لی جبکہ البانین کلاس میں شامل افراد کی تدریس کے فرائض مکرم ذکریا خان صاحب آف سویڈن نے سرانجام دیئے۔ اس سلسلہ کی چوتھی ہفت روزہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ جنوری ۱۹۹۷ء میں کولون میں منعقد ہوگی جس کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کردیا جائے گا۔ (شعبہ تبلیغ جرمنی)

تقریب آمین

خاکسار کے بیٹے عزیزم آفاق احمد نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھ سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ (فالحمدللہ علیٰ ذالک)

اس سلسلہ میں ایک مختصری تقریب آمین خاکسار کی رہائش گاہ پر منعقد کی گئی جس میں مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی نے عزیز موصوف سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی واضح رہے کہ عزیز موصوف مکرم چوہدری محمد دین صاحب واقف زندگی مرحوم (سابق مینجر کریم نگر فارم۔ سندھ) کا پوتا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیز موصوف کو قرآن پاک کے انوار اپنے اندر جذب کرنے اور اس کے نور کو دوسروں تک پہنچا کر جہاد کبیر کی سعادت عطا فرماتا رہے اور دینی و دنیاوی اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار فرماتا رہے (آمین)۔

(اشتیاق احمد ناصر NORDHORN)

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عمدہ سروس، مناسب دام — آفن باخ شہر میں — خواتین کے لئے پردہ کا انتظام

شادی، ولیمہ، پارٹی وغیرہ کی تقریبات کے لئے

ایشیائی ریسٹورنٹ میں کھانے کا شاندار انتظام

Buffett Sirvice میں چکن کری، لیمب کری، سبزی، چاول، سلاد، رائتہ، فرنی / کھیر وغیرہ

کیٹرنگ سروس ۔ ایشین فوڈز

بکنگ اور مزید معلومات کے لئے

Tel:069 - 97981802 - Fax:069 - 97981803

ہماری مجالس کے آداب

(از قلم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے معروف صحابہ میں ہوتا ہے، آپ کو حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چھوٹے بھائی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم الحدیث میں غیر معمولی کمال عطا فرمایا تھا اور آپ کا درس حدیث ایک عجیب محویت اور وارفتگی کی کیفیت لئے ہوئے ہوتا تھا آپ نے لسانی و قلمی ہر لحاظ سے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کا ہی رقم فرمودہ ایک مضمون افادۂ احباب کے لئے پیش ہے۔ (ادارہ)

دنیا میں مجلسیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شادی کی مجلس ہوتی ہے ایک غمی کی مجلس ہوتی ہے۔ ایک وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ میں وہ آداب بتاؤں گا جو تمام قسم کی مجلسوں پر حاوی ہوں مگر پہلے یہ سن لیں کہ ملنے سے کئی قسم کے نقص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اکیلا آدمی غیبت نہیں کرسکتا۔ غیبت کا مرتکب انسان اس وقت ہوتا ہے جب کسی سے ملے۔ معلوم ہوا کہ ایسے گناہ ایک دوسرے کیساتھ ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس میں نہایت محتاط ہو کر بیٹھنا چاہیئے۔

پہلا ادب مجلس کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو دوڑ کر نہ آئے کہ یہ وقار اور سکینت کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے:۔

علیکم الوقار والسکینۃ

(تمہیں وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہیئے)

دوسرا ادب یہ ہے کہ (کوئی شخص) کسی مجلس میں لوگوں کو پھلاند کر نہ جائے۔ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کی نماز میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ آؤ۔ اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ (حدیث میں ہے)

یجلس حیث ینتھی المجلس

(اگر آگے جگہ نہ ملے تو جہاں تک لوگ بیٹھے ہیں وہیں بیٹھ جائے)۔

تیسرا ادب یہ ہے کہ مجلس میں جاکر کوئی لغو حرکت نہ کرے۔ مثلاً میز یا کسی اور چیز کو جو اس قسم کی ہو نہ ہلائے۔ خاموشی سے بیٹھے اور اہل مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش رہے۔ ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے۔

چوتھا ادب یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس والے سے کسی قسم کی بات نہ کرے آپس میں کاناپھوسی کرنا ادب کے خلاف ہے۔

پانچواں ادب مجلس میں دوسرے کو چپ کرانا۔ یہ بھی لغو ہے اور آداب مجلس کے خلاف۔ حدیث میں ہے اذا قلت لصاحبک انصت فقد لغوت (یعنی اگر تو نے زبان سے اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ تو تو نے بیہودہ کام کیا) پس دوسرے کو بول کر چپ کرانا بھی ادب کے خلاف ہے۔ سامعین میں سے کسی کو چپ کرانا ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے چپ کراسکتا ہے۔

چھٹا ادب اباسی لینا، انگلیاں چٹخانا، انگڑائی لینا یہ تمام باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں اپنے اوپر قابو رکھنا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو۔

ساتواں ادب مجلس کا الاستماع ہے یعنی غور سے سننا۔ کان لگا کر سنے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

آٹھواں ادب آنے والے کو جگہ دینا۔ اور خود سکڑ کر بیٹھ جانا (ہے)۔ قرآن شریف میں ہے اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا۔ جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو۔

نواں ادب یہ ہے کہ مجلس سے بے اجازت نہ جائے۔ صاحب مجلس سے اجازت لے کر جائے۔

دسواں ادب یہ ہے کہ خطیب اور لیکچرر کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ لیکچرار کی طرف متوجہ رہے اور غور سے سنے۔

گیارھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں جب کوئی اچھی بات سنے تو نوٹ کرلے اور اس پر عمل کرے حدیث میں ہے اکتبوا عنی ولو لکان حدیثا یعنی میری طرف سے جو بات ہو اسے لکھ لیا کرو خواہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

بارھواں ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات پوچھنی ہو تو کھڑے ہو کر پوچھے کہ یہ بھی ایک ادب ہے۔

تیرھواں ادب یہ ہے کہ دوران گفتگو نہ بولے۔ اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہوجائے۔ صدر مجلس خود مخاطب کرے گا۔

چودھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں میر مجلس کو مخاطب کرے، کسی اور کو نہ کرے۔

پندرھواں ادب یہ ہے کہ اگر مجلس میں کسی شخص سے کوئی ناجائز حرکت سرزد ہوجائے تو ہنسنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حرکت اس سے بھی ممکن ہے۔ لوگ اس پر بھی ہنسیں گے اور اسے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ پس دوسرے کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صرف اسی بات پر ایک خطبہ پڑھا۔ تو کسی کے اونگھ جانے پر یا غلط جواب دینے پر یا ہوا خارج ہونے پر ہنسنا نہیں چاہیئے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ نقص اس میں بھی پیدا ہوجائے اور اس سے بڑھ کر لوگ اس پر ہنسیں۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

احمدیت کا امتیاز ــــــ عبادت کا قیام

محترم رانا محمد افضل صاحب (چک ۸۸ ج ب فیصل آباد، پاکستان) کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۷۰ء میں عین جوانی کے ایام میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم رانا صاحب آج کل جرمنی میں مقیم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بطور صدر جماعت احمدیہ Osnabrueck خدمات بجا لا رہے ہیں۔ محترم رانا صاحب نے اپنا ایک واقعہ اخبار احمدیہ کے لئے ارسال فرمایا ہے جو ہم سب کے لئے ایک پیغام رکھتا ہے۔ ذیل میں انہی کے الفاظ میں ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

اس واقعہ کا تعلق میری بیوی کے خاندان سے ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ اس خاندان کا کچھ تعارف کروا دوں۔ میری بیوی کا تمام خاندان "بورے والا" میں آباد ہے اور احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ میری بیوی کے والدین ہماری شادی سے پہلے ہی فوت ہوگئے تھے اور میری بیوی ان کی اکیلی اولاد تھی والدین کی وفات کے بعد یہ اپنے ماموں کے ہاں جو ہمارے ہی گاؤں یعنی چک نمبر ۸۸ (ج ب) میں رہتے ہیں، آگئیں اور وہیں ۱۹۶۳ء میں ہماری شادی ہوئی۔

محض خدا کے فضل سے شادی کے کچھ سال بعد یعنی ۱۹۷۰ء میں ہم دونوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی بیعت کے چند ماہ بعد ایک روز ہمیں یہ افسوس ناک خبر ملی کہ میری بیوی کے تایا جان بورے والا میں وفات پاگئے ہیں۔ اس وقت تک چونکہ بیعت کئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا اسلیئے میری بیوی کے خاندان والوں کو ابھی ہمارے احمدی ہونے کا کوئی علم نہیں تھا اور بعض مصلحتوں کی بناء پر ہم خود بھی فی الحال ان پر ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے کہ ہم احمدی ہوچکے ہیں۔

وفات کی خبر سن کر گھبراہٹ بھی ہوئی کہ ہم تو اللہ کے فضل و کرم سے اب احمدی ہوچکے ہیں اور میری بیوی کے خاندان والے احمدیت کے سخت مخالف ہیں اور عقیدہ کے لحاظ سے بریلوی ہیں یہ لوگ ایسے موقعہ پر "قل" وغیرہ کی رسوم ادا کرنے کے عادی ہیں اور اس موقعہ پر تمام برادری اکھٹی ہوگی۔ چونکہ بہت قریبی رشتہ داری تھی اسلیئے یہ افسوسناک خبر سنتے ہی فوری طور پر ہم دونوں میاں بیوی بورے والا کے لئے روانہ ہوگئے اور فیصلہ کیا کہ اگلے روز ہی واپس آجائیں گے۔

جب وہاں پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت ہو رہا تھا۔ میں تھوڑی دیر کے بعد قریب ہی ایک چھوٹی سی مسجد میں جاکر اکیلا نماز ادا کر کے گھر واپس آیا تو میری بیگم صاحبہ مجھے ایک طرف لے گئیں وہ کچھ گھبرائی ہوئی تھیں، کہنے لگیں معاملہ کچھ خراب ہوگیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا ہوا تو کہنے لگیں آپ کو تو علم ہے کہ جب ہم یہاں پہنچے تھے تو عصر کی نماز کا وقت بہت کم تھا۔ اسلئے میں نے آتے ہی فوراً وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگی۔

نماز ختم کرکے ابھی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ میرے تایاجان کی بہو جو میری کلاس فیلو اور سہیلی بھی ہے نے پوچھا "سعیدہ" یہ معاملہ کیا ہے ہم نے بچپن اکھٹے گذارا ہے اور مجھے علم ہے کہ ہم دونوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی شادی کے بعد بھی ہمارے ہاں تیرا آنا جانا ہے میں نے کبھی تجھے نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ لیکن آج تو تو اتنا لمبا سفر کرکے آئی ہے پھر گھر میں موقعہ بھی ایسا ہے۔ مگر آتے ہی تو نے سب سے پہلے نماز پڑھی ہے ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ آپ کے پڑوس میں قادیانی لوگ رہتے ہیں کہیں تجھے بھی ان لوگوں کی چھوت تو نہیں لگ گئی کیونکہ نماز کی اتنی پابندی تو قادیانی ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ جب میں اپنے میاں کے ساتھ کھاریاں چھاؤنی میں رہتی تھی تو ہمارے پڑوس میں ایک قادیانی گھرانہ رہتا تھا جو نماز کا بہت پابند تھا۔ آج نماز کے لئے تیری اتنی تڑپ دیکھ کر مجھے شک ہونے لگا ہے جیسے تو قادیانی تو نہیں ہوگئی۔

میری بیگم کہتی ہیں میں نے اس کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ قرآن کریم میں نماز کی بہت تاکید آئی ہے اور ہر مسلمان کو نماز کی پابندی کرنا چاہیئے مجھے اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے اس لئے میں نے اب نماز پڑھنی شروع کردی ہے مگر ایسے لگتا ہے اسکو پہلے ہی کہیں سے خبر مل چکی ہے۔ اسلیئے اس نے میری ایک نہ سنی اور بضد ہو کر پوچھتی رہی کہ جائے نماز پر بیٹھی ہو سچ بتاؤ کہیں قادیانی تو نہیں ہوگئی ادھر سارا گھر عورتوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ بار بار ضد کر رہی تھی کہ بتاؤ کیا معاملہ ہے آخر یہ تبدیلی تجھ میں کیسے آئی ہے ضرور تم قادیانی ہوگئی ہو۔ آخر جب کوئی چارہ نہ رہا تو خدا نے مجھے حوصلہ دیا اور میں نے برملا کہہ دیا کہ اگر تو جاننا ہی چاہتی ہے تو سن لے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدی ہوچکے ہیں اور یہ تبدیلی جو دیکھ رہی ہے یہ سب احمدیت ہی کی برکت ہے۔ یہ سن کر اس کا تو منہ لٹک گیا۔

اسی وقت اس نے یہ بات اپنے میاں یعنی میرے تایا زاد بھائی کو بتادی۔ اس نے بھی سوالیہ نگاہوں سے میری طرف دیکھا تو میں نے ان کو بھی صاف صاف بتادیا کہ جو کچھ آپ نے سنا ہے وہ سب سچ ہے اس پر کہنے لگے پھر تو بیڑا غرق ہوگیا۔ اس پر میں خاموش رہی اور اب تو شاید مہمانوں کی وجہ سے سب خاموش ہیں لیکن مہمانوں سے فارغ ہونے کے بعد یہ لوگ آپ سے بھی ضرور پوچھیں گے۔ میں نے کہا جو ہونا تھا ہوچکا اب ہمارے امتحان کا وقت ہے

(باقی صفحہ ۳ پر)